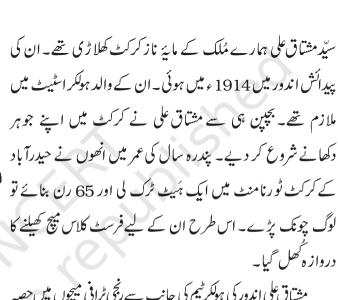


49220414

سيدمشاق على



مشاق علی اندور کی ہولکرٹیم کی جانب سے رنجی ٹرافی میچوں میں حصہ لینے گئے۔ کرنل سی ۔ کے ۔ نائیڈواس زمانے میں ہولکرٹیم کے کپتان تھے۔مشاق علی کو ہندوستان کے مختلف مقامات برکھیلنے کا موقع ملا۔وہ

دائیں ہاتھ سے بلے بازی کرتے اور بائیں ہاتھ سے گیند پھینکتے یا بالنگ کرتے۔ان کے کھیلنے کا انداز دوسروں سے الگ تھا۔ ان کی خود اپنی ایک الگ تھا۔ ان کی خصوصیات تھیں۔اپنے کھیل میں وہ کبھی گھبراہٹ اور د باؤکا موڑتے ہوئے گیندکو باؤنڈری کا راستہ دکھا دینا، ان کے کھیل کی خصوصیات تھیں۔اپنے کھیل میں وہ کبھی گھبراہٹ اور د باؤکا شکار نہیں ہوئے۔خطرہ مول لے کر کھیلناان کی فطرت تھی۔جلد ہی انھوں نے ایک بلند حوصلہ بلتے بازکی حیثیت سے اپنی پہچان بنالی۔اپنے خاص اندازکی وجہ سے وہ عوام میں مقبول ہو گئے۔

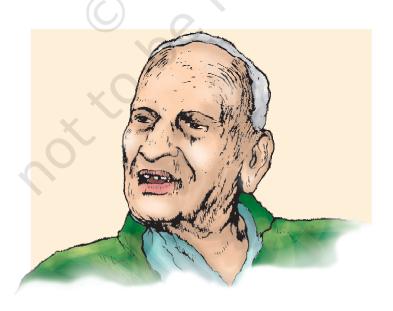




19 سال کی عمر میں نشٹ بیجے کے لیے مشاق علی کا پہلی بار انتخاب ہوا۔ پھر 1936ء میں انگستان کا دورہ کرنے والی ٹیم میں انھیں شامل کرلیا گیا۔ یہیں لارڈس کے میدان پر پہلی بارکھیلتے ہوئے، انھوں نے سنچری بنائی۔

یہان کے کھیل کا بہترین دور تھا اور وہ اپنے پورے فارم میں تھے۔ مانچسٹر شٹ کی دوسری انگز میں مشاق علی اور وجہ مر چینٹ نے مل کر 135 منٹ میں 192 رن بنائے تو اگریز جیرت میں پڑ گئے۔ مشاق علی 112 رن بناکر آؤٹ ہوئے۔ ان کی بلے بازی دیکھ کرایک انگریز مبقر نے کہا کہ رانجی اور دلیپ سنگھ کے دلیں سے ایک جادوگر بنے باز آیا ہے۔ ہندوستان میں وہ اپنے کھیل کی وجہ سے مقبول تھے ہی، انگلتان بھی اُن کے فن کامد اے ہوگیا۔

مشاق علی کے نزد میک اسپورٹس مین اسپرٹ کی بڑی اہمیت تھی۔ اخیر عمر تک وہ کھلاڑیوں کو سیحے جذبے کے ساتھ کھیلنے کی تلقین کرتے رہے ۔ انگلتان میں سر سے (Surrey) کاؤنٹی کے خلاف اوول (Oval) میدان پر کھیلتے ہوئے انھوں نے کھیل کے جذبے کی شاندار مثال پیش کی۔ اس بیج میں وہ سبلپ میں کھڑے تھے۔ ایک گیند کے زمین پر پڑتے بی انھوں نے لیک کراسے کھیلتے ہوئے انھوں نے کھیل کے جذبے کی طرف آئی۔ گیند کے زمین پر پڑتے بی انھوں نے لیک کراسے اٹھالیا۔ لوگ سمجھے بیج پورا ہوگیا۔ امیائز نے انگلی اٹھا دی۔ مشتاق علی کے خمیر نے یہ گواران نہیں۔ انھوں نے کہا '' مسٹر



امپائر! کیج صیح نہیں ہوا۔ میں نے گیند زمین سے اٹھائی تھی۔'' مشاق علی کے اس قدم کو بہت سراہا گیا۔ ہندوستان کے کھیل کا وقار بڑھ گیا۔ کرکٹ کو شاید اس لیے جینظل مینس گیم (Gentle man's Game) کہتے ہیں۔ ہندوستانی عوام میں مشاق علی اسے مقبول ہو گئے تھے کہ لوگ خاص طور پر ان کا کھیل دیکھنے کے لیے آنے لگ۔ ہندوستانی عوام میں مشاق علی اسے مقبول ہو گئے تھے کہ لوگ خاص طور پر ان کا کھیل دیکھنے کے لیے آنے لگے۔ 1944ء میں بمبئی ٹیم کے خلاف کھیلتے ہوئے انھوں نے دونوں انگز میں ایک ایک شیخری بنائی۔ ان کا کھیل دیکھنے کے لیے میدان تماشائیوں سے جرا پڑا تھا۔ دوسری انگز میں ان کے آؤٹ ہونے پر میدان خالی ہو گیا۔ حالانکہ کھیل جاری تھا۔ اس طرح 1946ء میں کولکا تا میں ایک سٹ بی کے لیے ان کا انتخاب نہیں ہوا تو عوام نے احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ مشاق نہیں تو می نہیں کولکا تا میں ایک سٹ می کوکھیل میں شامل کرلیا۔ (Selector) تھے۔ عوام کے اصرار پر انھوں نے مشاق علی کوکھیل میں شامل کرلیا۔

مشاق علی نے فرسٹ کلاس میچوں میں 12660 رن بنائے۔ ان میں 30 سنچریاں شامل ہیں۔ دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے وہ صرف 11 لٹسٹ کھیل سکے جن میں انھوں نے 612 رن بنائے۔

مشاق علی کے کردار کی تعریف ہرایک نے کی ہے۔ان کے چہرے پر ہمیشہ مسکراہ کے گیاتی رہتی۔خوش مزاجی ان کے کردار کی ایک خوبی تھی۔ وہ ہرایک سے خلوص سے ملتے تھے۔ بہترین لباس پہنتے۔مختلف قسم کے جوتے پہننے کا انھیں بڑا شوق تھا۔ لمبے قد،خوبصورت اور پُرکشش شخصیت کے مالک تھے۔شائستہ، صاف گو، وضعدار اور سپچ انسان تھے۔اپنے کارناموں پر انھیں ناز ضرور تھا مگر وہ مغروز نہیں تھے۔

عوام کے اس چہیتے کھلاڑی نے ہمیشہ لوگوں کی خوشی اور دلچیبی کا خیال رکھا۔ پیج تو بیہ ہے کہ کرکٹ کے کھیل کو عوام کے قریب لانے میں انھوں نے ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی خدمات کے سلسلے میں حکومتِ ہند نے عوام کے قریب لانے میں انھوں نے ایک نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی خدمات کے سلسلے میں حکومتِ ہند نے 1964ء میں انھیں پرم شری کا اعزاز پیش کیا۔ ملبورن کرکٹ کلب نے انھیں حیاتی رکن بنایا۔ انھیں وسڈن ایوارڈ اورسی۔ کے۔نائیڈ والوارڈ دیا گیا۔ 2006ء میں اس عظیم کھلاڑی کا انتقال ہو گیا۔

جان بیجان





معنی بادیجیے:

جس پر ناز کیا جائے ،فخر کے قابل مائة ناز

> دروازه کھل گیا مرادموقع ملنے لگا

مدح لعنی تعریف کرنے والا ملة ارح

اُ نگلی اٹھائی مرادآ ؤٹ ہونے کا اشارہ کیا

وضع كا يابند، ايخ طور طريقي يرقائم رہنے والا وضعدار

> اینی طرف تصینحنے والا،خوبصورت رُکش

Wisden نامی انگلتان کا ادارہ جس میں کرکٹ کے قابل ذکرر رکارڈ درج وسٹرن

کیے جاتے ہیں اور بہترین کھلاڑیوں کو اعزاز دیا جاتا ہے

تنصره کرنے والا مبقر

عرة ت، قدر ومنزلت وقار

غور کیجے:



اس سبق میں رانجی اور دلیپ دوراجاؤں کے نام ہیں جوکرکٹ کھیلتے تھے۔اسی طرح مہاراجا آف وجیا نگرم، جام صاحب آف توانگر، افتخار علی خال پٹودی جیسے راجا اور نواب کرکٹ کے کھلاڑی تھے۔ آپ کے خیال میں کرکٹ میں ان کی دلچیوں کی کیا وجہ ہوسکتی تھی؟

69 سيدمشاق على

ن سوچے اور بتایئے:

- (i) مشاق علی کس ٹیم کی جانب سے کرکٹ کھلتے تھے؟
 - (ii) مشاق علی کے کھیل کی کیا خصوصات تھیں؟
- (iii) مانچسٹر میں مشاق علی کا تھیل دیکھ کر انگریز مبصّر نے کیا کھا؟
- (iv) حکومت ہند نے مشاق علی کی خدمات کا اعتراف کس طرح کیا؟
- (v) ایک ایسے واقعے کا ذکر تیجے جس سے عوام میں مشاق علی کی مقبولیت ظاہر ہو۔

4 نیجے دیے گئے لفظوں کو جملوں میں استعال سیجیے: گوارا احتجاج اعزاز سرابهنا حيرت ميں پريا

يادگار عهدنامه پُرڅش

كهوه "اسم" ہے يا "صفت"، "سابقہ" ہے يا" لاحقہ"۔ ا ، مثال : جہانگیر = جہاں (اسم) + گیر (لاحقہ) اوک گیت باند حوصلہ بلتے باز جادوگر

